مرزا کو ہم نے کیوں چھوڑا؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اب اس کے تعاقب کی ضرورت باقی نہیں رہی اس کا کام تمام ہوگیا ہے۔

اب اس سے بحث مسائل تحصیل حاصل وتطویل لاطائل ہے۔ اس اجمال کی تفصیل بقدر ضرورت کی جاتی ہے۔ کہ جب مرزا نے اپنی تحریرات ورسائل میں عقاید باطلہ مخالفہ اسلام شایع کئے تو اسلامی دنیا میں ایک تھلکہ سا مچ گیا۔ اور دنیا بھر کے عالمان دین کی طرف سے (جن کو وہ عقاید پہنچے) اُس پر طعن ولعن کا مینہ برسنا شروع ہوگیا۔

پھر از انجملہ بعض علماء اور پولٹش اعیان اسلام کا یہ خیال رہا۔ کہ اس کے عقائد باطلہ و مقالات مخالفہ اسلام کی طرف توجہ ہی نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو کوئی عالم اسلام اپنا مخاطب ہی نہ بناوے۔ اور مخاطب صحیح نہ سمجھے۔ ابتداءً خطاب سے اوس کو عزت ووقعت نہ دے وہ عقائد یوں ہی مضمحل وبے اعتبار ہو جائیں گے۔ اور اس سے بحث وخطاب کرنے سے وہ عقاید مشتہر ہونگے۔ اور کسی نہ کسی کے دل میں وہ جگہ پکڑ لیں گے لیکن اکثر علماء کا خیال رہا۔ کہ اس کے وہ عقاید قبیحہ ومقالات شنیعہ بذریعہ اس کی تحریرات واشتہارات جابجا پھیل چکے ہیں۔ اور بہت سے ناواقف مسلمان ان عقاید کو دیکھکر اس کے دام تزویر میں پھنس گئے ہیں۔ اور آئیندہ پھنسینگے۔ اس کے خطاب سے سکوت واعراض اس صورت میں مناسب تھا کہ اُسکے خیالات دنیا میں نہ پھیلتے۔ اور جس حالت میں کہ وہ اکثر بلاد میں پھیل چکے ہیں۔ اور عوام مسلمانوں کا ان میں پھنس جانا وقوع میں آچکا ہے تو اب اس کو نالائق خطاب سمجھ کر اس کی بحث وخطاب سے سکوت کرنا اس بیت کا مصداق ومورد بنتا ہے ؎

اگر بینم کہ نابینا وچاہ است + اگر خاموش بنشینم گناہ است

اُن ہی دور اندیش لوگوں میں سے ایک یہ خاکسار بھی تھا جس نے ردّ و ابطال

عقائد مرزا کا بہت حصہ لیا۔ اور پوری پانچسال تک اُس کا ایسا تعاقب کیا کہ اُسکو گھر تک پہنچا دیا۔ بلکہ زندہ درگور کر دیا۔ اور اُس کے اصول و فروع مذہب باطل سے کوئی ایسا مسئلہ نہ چھوڑا جس کا ابطال دلائل شرعیہ و براہین عقلیہ سے نہ کیا اور اس کا فساد و کساد ظاہر نہ کر دیا ہو۔ یہانتک کہ اس بحث و رد تفصیلی سے وہ خوف و اندیشہ ابتلاء عوام بدام مکائد و مغالطات اس دشمن اسلام کا اٹھ گیا۔ اور یہ یقین حاصل ہوگیا۔ کہ ناظرین و سامعین عقائد باطلہ مرزا سے جو شخص خاکسار کی بحث و رسائل کو دیکھے گا یا سنے گا۔ وہ اس کے دام تزویر میں نہ پھنسیگا۔ اور جو متعصب یا احمق صرف کلام مرزا کو پڑھ کر یا سُنکر یکطرفہ فیصلہ کرلیگا۔ اور اس کا رد و جواب نہ دیکھنا چاہے گا اُس کے حق میں ابدالدہر رد مرزا میں مصروف رہنا کوئی فائدہ و اثر نہ دکھاے گا۔ یہ سوچکر خاکسار نے اعلان ذیل مشتہر کیا۔ جو اشاعۃ السنہ جلد شانزدہم کے صفحہ ۳۰۴ میں درج ہے۔

موقوفی جنگ کا اعلان

قادیانی صاحب! چار سال کامل ہماری آپ کی جنگ رہی۔ اب ہم اپنے اور دیگر مسلمانوں کے خیال میں آپ کا کام تمام کر چکے ہیں۔ اور آئندہ آپ سے جنگ کرنی نہیں چاہتے۔ اب ہم کو پرانے عیسائیوں اور آریوں اور (اگر مسلمان مدد دین تو) تہذیب اخلاق جدیدہ کے مقابلہ کی مہم درپیش ہے۔ آئندہ آپ ہم کو مخاطب نہ کرینگے تو ہم بھی آپکو مخاطب نہ کریں گے۔ آپ سکھوں آریوں اور عیسائیوں کو مخاطب کرکے ملکے کما دین۔ مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ چھوڑ دین آپ اس امر کو نہ مانیں گے تو پھر جنگ قایم رہے گی ؎

اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ • وگر جنگ جوئی ندارم درنگ

اس اعلان پر بھی اُس نے سکوت اختیار نہ کیا اور پھر بھی چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ جاری رکھا۔ تو ایک سال کے بعد ہم نے دوبارہ اعلان جلد ہژدہم کے صفحہ ۲۳۳ میں مشتہر کیا جو ذیل میں

منقول ہے۔

موقوفی جنگ کا دوبارہ اعلان

سنہ ۱۸۹۶ء میں ہم نے قادیانی کو موقوفی جنگ کا اعلان دیا تھا۔ پر اُس نے موقوفی جنگ کو منظور نہ کیا۔ اور ہم سے چھیڑ چھاڑ کو نہ چھوڑا۔ لہذا ہمکو بھی بمجبوری اُسکا مقابلہ کرنا پڑا۔ اب ہم نے اوس کو دوبارہ شکست دی۔ اور اس کی الہامی گولہ باری و اندازی تیر اندازی بند کردی جس کی تشریح نمبر ۸ و ۹ جلد ہذا میں ہو چکی ہے۔ لہذا ہم دوبارہ موقوفی جنگ کا اعلان دیتے ہیں۔ وہ آئندہ ہم سے تخاطب نہ کرے گا تو ہم بھی اوس کا تعاقب نہ کریں گے۔ وہ ہم سے چھیڑ چھاڑ کرنے میں اپنی دکان کی رونق سمجھ کر اوس کو ترک کرنا چاہیئے۔ تو اس کے نیک خیال پیرو جو دہو کہ میں آگر اوسکے اتباع میں پھنس گئے ہیں۔ اوس کو سمجھا دیں اور کہیں کہ اب اشاعۃ السنہ کو ان بوڑھی عیسائیوں کی جو اسوقت اسلام پر سخت بے رحمی و ناانصافی سے تلوار چلا چکے ہیں خبر لینے دیں۔ اپنے مقابلہ میں اوسکے اوقات کو مصروف نہ کریں۔

اس اعلان کو بھی دیکھ کر اُسکا منہ بند نہ ہوا تو خدا تعالے نے اُس کا شر اور بحق اہل اسلام و دیگر اقوام اُس کا ضرر اٹھانے اور مٹانے کے لئے اس کی ضرر رسان طبیعت کے مادہ فاسدہ کو زیادہ تر اس طرف متوجہ کردیا۔ کہ وہ لوگوں کو دل آزار الہام اور ڈرانے والی پیشگوئیاں سُنا کر ڈراوے اور دھمکاوے۔ اور اس ذریعہ سے اپنا مذہب باطل پھیلاوے اسی سلسلہ میں اس نے ایک پیشگوئی ۲۱ نومبر سنہ ۱۸۹۸ء کو جس میں خاکسار اور دیگر دو اشخاص کے حق میں موت و عذاب کی دھمکی بھی مشتہر کردی۔ اس پیشگوئی نے اوس کو ملزم بنا کر عدالت مجسٹریٹ ضلع گورداسپورہ میں پہنچایا۔ اور اُس کے ساتھ خاکسار کو بھی جانا پڑا۔ اس الزام سے اُن کی خلاصی و رہائی تب ہوئی جبکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس سے حلفی عہد کرالیا اور اقرارنامہ لکھالیا۔ کہ وہ آئندہ ایسی پیشگوئی کسی شخص کے حق میں (مسلمان ہو خواہ عیسائی

یا ہندو وغیرہ) نہ کرے گا۔ اور نہ کسی کے حق میں بددعا کرے گا۔ اور نہ کسی کو مباہلہ کی طرف بلاوے گا۔

اس امر کی تصدیق کے واسطے ہم اس مقام میں فیصلہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی نقل درج کرتے ہیں جس کو ہم مئی سنہ ۱۸۹۹ء میں جداگانہ چھاپ کر مجسٹریٹ موصوف کی خدمت میں (جو اسوقت کمشنر ڈویژن لاہور تھے۔) اور اسوقت سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب ہیں) ارسال کر چکے اور صاحب موصوف اس نقل کو مطابق اصل پاکر اس کی تصدیق فرما چکے ہیں۔

نقل فیصلہ مسٹر جے ایم ڈوئی صاحب بہادر آئی سی ایس

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور بمقدمہ مرزا غلام احمد ساکن قادیان

نمبر مقدمہ ۱۸ (۱/۳)

سرکار قیصر ہند مستغیث بنام مرزا غلام احمد ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ...... ملزم

الزام زیر دفعہ (۱۰۷) مجموعہ ضابطہ فوجداری۔ تاریخ مرجوعہ ۱۵۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء

حکم

ہم نے دو اقرار نامجات کا مسودہ مشتمل پر چھ دفعات طیار کیا ہے جس کو مرزا غلام احمد قادیانی۔ اور مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی نے خوشی سے منظور کر لیا ہے۔ ان اقرار نامجات کی نظر سے یہ مناسب ہے کہ کارروائی حال مسدود کی جائے۔ لہذا ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو رہا کرتے ہیں۔ اور ہدایت کرتے ہیں کہ مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی کے برخلاف کوئی کارروائی نہ کیجائے۔

دستخط جے ایم ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ [illegible]

نقل اقرار نامہ مرزا غلام احمد قادیانی بمقدمہ فوجداری۔ اجلاسی مسٹر جے۔ ایم۔ ڈوئی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور

مرجوعہ۔ ۵ جنوری ۱۸۹۹ء فیصلہ ۲۵۔ فروری ۱۸۹۹ء نمبر بستہ قادیاں

نمبر مقدمہ ۱/۴

سرکار دولتمدار بنام مرزا غلام احمد ساکن قادیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ ملزم الزام زیر دفعہ (۱۰۷) مجموعہ ضابطہ فوجداری۔

اقرار نامہ

میں مرزا غلام قادیانی بحضور خداوند تعالے باقرار صالح اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ:۔

(۱) میں ایسی پیشگوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے یہ معنے ہوں یا ایسے معنے خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو (یعنے مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلت پہنچے گی۔ یا وہ مورد عتاب الہی ہوگا۔

(۲) میں خدا کے پاس ایسی اپیل (فریاد و درخواست) کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو (یعنے مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الہی ہے یہ ظاہر کردے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

(۳) میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہونگا جس کا یہ منشا ہو یا جو ایسا منشا رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (یعنے مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی) ذلت اٹھائیگا۔ یا مورد عتاب الہی ہوگا۔

لے یہ تفسیر مشتہر کی طرف سے نہیں ہے۔ بلکہ عدالت کے الفاظ ہیں۔ جو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بوقت اقرار نامہ پڑھنے کے بطور تفسیر خود کہے تھے۔

(۴) میں اس امر سے بھی باز رہوں گا کہ مولوی ابو سعید محمد حسین یا اُن کے کسی دوست یا پیرو کے ساتھ مباحثہ کرنے میں کوئی دشنام آمیز فقرہ یا دل آزار لفظ استعمال کروں۔ یا کوئی ایسی تحریر یا تصویر شائع کروں جس سے اُن کو درد پہنچے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اُن کی ذات کی نسبت یا اُن کے کسی دوست اور پیرو کی نسبت کوئی لفظ مثل دجال۔ کافر۔ کاذب بطالوی نہیں لکھوں گا۔ (بٹالوی سکے بجے بٹالوی ہونے چاہئیں۔ جب یہ لفظ بطالوی کرکے لکھا جاتا ہے تو اُس کا اطلاق باطل پر ہوتا ہے۔) میں اُن کی پرائیویٹ زندگی یا اُن کے خاندانی تعلقات کی نسبت کچھ شائع نہیں کرونگا۔ جس سے ان کو تکلیف پہنچنے کا عقلاً احتمال ہو۔

(۵) میں اس بات سے بھی پرہیز کروں گا کہ مولوی ابو سعید محمد حسین یا اُن کے کسی دوست یا پیرو کو اِس امر کے مقابلہ کے لئے بلاؤں کہ وے خدا کے پاس مباہلہ کی درخواست کریں تا کہ وہ ظاہر کرے کہ فلاں مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ نہ میں اُن کو یا اُن کے کسی دوست یا پیرو کو کسی شخص کی نسبت کوئی پیش گوئی کرنے کیلئے بلاؤنگا۔

(۶) جہانتک میرے احاطہ طاقت میں ہے میں تمام اشخاص کو جن پر میرا کچھ اثر یا اختیار ہے ترغیب دوں گا کہ وہ بھی بجائے خود اسی طریق پر عمل کریں جس طریق پر کاربند ہونے کا میں نے دفعہ نمبر ا و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ میں اقرار کیا ہے۔

العبد گواہ شد

مرزا غلام احمد بقلم خود — خواجہ کمال الدین بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

دستخط

جے ایم۔ ڈوئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔۔

۲۴۔ فروری ۱۸۹۹ء۔

اسی مضمون کے اقرار نامہ پر مجھ سے بھی دستخط کرائے گئے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اُس میں بجائے اس اقرار لینے کے کہ بٹالوی کو بطالوی طؔ سے نہ لکھا جائیگا۔ یہ اقرار لیا گیا ہے کہ قادیانی کو چھوٹے کاف سے نہ لکھا جاویگا۔ میں اس اقرار نامہ کے مطابق عمل کروں گا۔ اور اسپر دوستوں کو بھی مشورہ دیتا ہوں کہ وہ بھی اسپر کاربند رہیں۔

وازانجا کہ یہ فیصلہ میرے منشاء اور اس تجویز موقوفی جنگ کے جس کی بابت میں دو دفعہ رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۱۸۔ وغیرہ میں اعلان مشتہر کر چکا ہوں۔ عین مطابق ہوا ہے لہذا میں آئندہ قادیانی سے کبھی کسی قسم کا مباحثہ کرنا نہیں چاہتا۔ اور نہ اس کی ضرورت دیکھتا ہوں جواس سے پہلے پانچ چھ سال تک ہوتا رہا ہے۔ اس کو کافی ووافی سمجھتا ہوں وہ بھی اپنی تحریر میں مجھے مخاطب نہ کرے۔

المشتہر ابو سعید محمد حسین ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ من مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

یہ فیصلہ ہمارے منشاء کے عین مطابق ہوا ہے جسپر ہمارا دو دفعہ کا اعلان منقولہ بالا شاہد عدل ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کسی گواہ کی شہادت نہیں ہو سکتی۔

مگر مرزا غلام احمد سے کمال **تعجب** ہے۔ کہ وہ اس فیصلہ کو اپنے اشتہار ۷ اردسمبر ۱۸۹۹ء میں ہمارے مخالف اور اپنی منشاء کے مطابق سمجھتا ہے۔ ہم تو اس کو مخاطب بنانا نہیں چاہتے اور جو وہ کہے اُسکا جواب نہیں دیتے۔ ہاں اسکے دام افتادہ سادہ لوحوں کو اسقدر نصیحت کرنے سے نہیں رُکتے کہ وہ اس کے اس دعوے کو یوں ہی نہ مان لیں اس سے اتنا تو پوچھیں کہ کیا آپ کا مدعا ومنشا یہی تھا۔ کہ آپ کی نبوت ختم ہو جائے۔ اور انذاری پیشگوئیاں اور دعائیں اور مباہلے حکماً اور جبراً عدالت سے بند کئے جائیں؟

اس سوال کے مقابلہ میں اگر وہ اس فیصلہ کو ہماری منشاء کے مخالف ہونے کی تائید وثبوت میں **یہ سوال کرے** جیسا کہ اُس نے

اشتہار ۱۷-۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء میں کیا ہے۔ کہ "کیا آپ کا یہی منشا تھا کہ آپ آئندہ اپنے مخالف کے حق میں کفر کا فتوے نہ دیں اور اپنے فتوے تکفیر کو جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ میں درج ہے منسوخ کریں۔ **تو اُس کا جواب** وہ لوگ اس کو یہ دیں کہ اس فیصلہ کا یہ منشا ہر گز نہیں ہے، کہ کوئی فریق اپنے مخالف کی نسبت فتوے نہ دے اور اپنے خیال و اعتقاد کو بدل دے۔ لہذا یہ فیصلہ تمہارے مخالف (ابو سعید) کے مخالف نہیں۔ اس کی تفصیل اور دلیل وہ لوگ تقریر مابعد میں بصفحہ (۱۰۷) پائینگے۔

فیصلہ۔واقرار نامہ منقولہ بالا کے مضموں پر مجھ سے بھی دستخط کرائے گئے ہیں۔ اور میں نے اُس فیصلہ کو اپنی منشاء کے عین مطابق سمجھ کر بڑی خوشی سے اور فوراً اُس پر دستخط کر دیئے۔ جس کی وجہ یہ ہوئی کہ اس تاریخ ۲۵۔ فروری سنہ ۱۸۹۹ء کو ملزم تو مرزا ہی تھا۔ اور اسی کی اُس تاریخ بحیثیت ملزم عدالت میں حاضری و پیشی تھی۔ اور اسی سے صاحب مجسٹریٹ نے اس مضمون کا اقرار نامہ لکھانا چاہا تھا میں اُس روز مقدمہ کی کیفیت دیکھنے کو بطور خود گورداسپور میں جا پہنچا تھا۔ میرا کوئی تعلق اس تاریخ کے مقدمہ سے نہ تھا۔ گو پہلے ۱۱۔ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو سرسری طور پر بمقام گورداسپور میرا بیان بھی لیا گیا تھا۔ اور پھر بتاریخ ۱۳ فروری سنہ ۱۸۹۹ء بمقام پٹھانکوٹ مجھے بحیثیت سرکاری گواہ کے بلایا گیا تھا۔

قانون دان اصحاب واحباب کا عام خیال ہے۔ کہ اگر میں اُس تاریخ گورداسپور میں نہ جاتا تو مجھ سے اس اقرار نامہ پر دستخط نہ کرایا جاتا مگر جب میں وہاں جا پہنچا۔ اور مرزا کو اس علم ہوا تو جس وقت مرزا سے مجسٹریٹ نے اقرار نامہ لکھوانا چاہا۔ اس وقت اُس نے یہ عذر پیش کیا کہ میرا مخالف بھی اس وقت احاطہ عدالت میں موجود ہے۔ اُس سے بھی یہ اقرار نامہ لیا جائے۔ جس پر نیک نیت مجسٹریٹ نے (جس کو دفع شر

اور امن قائم کرنا منظور تھا۔ اور اس مقدمہ کو طول دینا یا کسی کو ضرر پہنچانا منظور نہ تھا۔) مجھے بھی عدالت کے کمرہ میں بُلایا۔ اور حسب استدعا مرزا مجھ سے بھی اس اقرار نامہ پر دستخط کرانا چاہا تو میں نے بلا تامل اور فوراً دستخط کرنا منظور کیا۔ **جس کی وجہ ایک یہ ہوئی۔** کہ میں پہلے ہی سے مرزا سے بحث وخطاب قطع کرنا چاہتا تھا۔ جس کے واسطے دو دفعہ اعلان دے چکا تھا جو منقول ہوا۔ **دوسری وجہ** یہ کہ میں نے اس وقت یہ خیال کیا۔ کہ اگر میں ذرا بھی تامل و توقف کروں گا تو مرزا کو ایک عذر اور بہانہ ہاتھ آجائے گا اور وہ بھی دستخط کرنے سے انکار کر جائے گا۔ اور ایسا موقعہ پھر ہاتھ نہ آئے گا جس میں اس کی انذاری پیشگوئیاں بند اور نبوت ختم ہوتی ہے۔ اور اسکے منذر الہامات اور بددُعاؤں پر جو اُس کے انجن دکانداری کے چلتے پُرزے ہیں مُہر لگائی جاتی ہے۔ اور یہ تجویز سزار جانی و مالی سے بدرجہا بڑھ کر مؤثر ہے۔ کیونکہ اگر اس کو جانی سزا ہوگی تو وہ قومی شہید کہلائیگا۔ اور صدہا عوام کو اپنے دام میں پھنسا جائے گا۔ اور اگر مالی سزا تجویز ہوگی تو وہ ایک کے بدلے دس اپنے اتباع سے وصول کرے گا۔ اور اس سے اس کی دُکان کو اور بھی فروغ ہوگا۔ اور اگر اس سے مچلکہ لیا جائے گا تو وہ صرف ایک سال کے لئے یا بمنظوری سیشن جج تین سال کے لئے ہوگا۔ نہ اس اقرار نامہ کی طرح تمام عمر کے لئے۔ یہ سوچ کر میں نے خوشی سے اور بلا توقف اقرار نامہ پر دستخط کر دیا۔

اور یہ بات ظاہر ہے ۔ اور دفعات اقرار نامہ کو سرسری طور پر پڑھ کر بھی کس و ناکس کو سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ اِس اقرار نامہ کے دفعات (۱) لغایت (۳) اور دفعہ (۵) تو خاصتہً مرزا ہی کے

متعلق اور اُس پر موثر ہیں۔ خاکسار سے اِن کا کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ نہ میں الہامی پیشگوئیاں کرتا ہوں۔ اور نہ میں کسی کے حق میں بد دعائیں کیا کرتا ہوں۔ اور نہ میں کسی امر کے تصفیہ کے لئے کسی سے مباہلے کی درخواست کرتا ہوں۔ نہ مجھے ملہم ہونے کا دعوے ہے۔ نہ الہام بازی اپنا شیوہ ہے۔ نہ بطور کرامت مستجاب الدعوات ہونے کا ادعا یہ سب دعاوی تو اس وقت پرافٹ قادیاں اور اس کی جماعت میں پائے جاتے ہیں۔

دفعہ ۴۔ خاکسار اور مرزا **دونوں کے متعلق ہے**۔ اور وہ میرے عمل کے بھی ویسی ہی لایق ہے جیسی مرزا کے لئے واجب العمل ہے۔ سو اس عمل کے لئے میں پہلے ہی سے مستعدی ظاہر کر چکا تھا جب میں نے دو دفعہ موقوفی جنگ کا اعلان دیا تو اس میں مباحثہ کے اندر ایسے الفاظ کو استعمال نہ کرنا خود تسلیم کر لیا۔ اور یہی اِس دفعہ کا منشا ہے کہ مباحثہ کے وقت ایک فریق دوسرے کو کافر دجال وغیرہ نہ کہے جس سے اشتعال طبع پیدا ہو کر نقص امن عامہ خلائق لازم آوے۔ اِس دفعہ کا یہ منشا ہرگز نہیں کہ ایک فریق دوسرے کو کافر نہ سمجھے۔ اور اس باب میں اپنے اعتقاد و کانشنس کو بدل دے۔ اور اگر کوئی شخص کسی فریق سے دوسرے فریق کے حق میں اور اس کے اعتقادات کی نسبت فتوے پوچھے تو وہ اُس کے حق میں اور ان اعتقادات کی نسبت وہ فتوے نہ دے جس کو وہ اپنے اعتقاد میں صحیح و واجبی سمجھتا ہو۔ بلکہ برخلاف اپنے اعتقاد کے وہ اس کو مسلمان اور اپنا موافق مذہب خیال کرلے۔

اِس امر کا نہ مجسٹریٹ نے کسی فریق سے اقرار لیا۔ اور نہ کوئی حاکم وقت اصول نیوٹرلٹی کے رو سے کسی سے اقرار لینے کا مجاز ہے۔ اور نہ کسی فریق نے اس امر کا

(بقیہ صفحہ)
(بقیہ طرف جاری)

اقرار کیا ہے کہ آئندہ ہم ایک دوسرے کو اپنا بھائی مسلمان سمجھیں گے - اور ایک دوسرے کے حق میں اس کے عقائد باطلہ کی نظر سے فتوے کفر نہ دیں گے دُنیا کے جملہ مذاہب مختلفہ کے کل اشخاص اپنے مخالف گروہ کو گمراہ سمجھتے ہیں - اور جب اُن سے اُن کے مخالف کی نسبت فتوے پوچھا جاتا ہے تو وہ اُس کے حق میں وہی فتوے دیتے ہیں جس کو وہ اپنے خیال میں صحیح و واجبی سمجھتے ہیں - اس امر کو تمام دنیا سے کوئی شخص نہیں اُٹھا سکتا - تمام روئے زمین کا بادشاہ ہی کیوں نہ ہو -

مرزا نے اپنے اشتہار ۱۷ - دسمبر ۱۸۹۹ء میں یہ مضمون غلط اور خلاف واقعہ مشتہر کیا ہے کہ ابوسعید محمد حسین نے اس اقرارنامہ پر دستخط کر کے اپنے فتوے کو جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ میں شائع کیا تھا منسوخ کر دیا - اور اسی بناء پر مرزا نے اس اشتہار میں یہ بھی دعوے کیا ہے کہ وہ فیصلہ ابوسعید محمد حسین کے منشاء کے برخلاف ہوا - جس کا جواب صفحہ (۱۰۴) میں گذر چکا ہے -

ہم کو مرزا سے بحث و خطاب منظور نہیں - ہم صرف پبلک کو آگاہ کرنے کی غرض سے اس امر کا اظہار واجب سمجھتے ہیں - کہ مرزا نے اس بیان میں مجھ پر اور مجسٹریٹ ضلع پر افترا کیا اور پبلک کو دہوکہ دیا - خاکسار بشمول تمام مسلمانوں کے جو مذہب باطل مرزا کے مخالف ہیں مرزا کو اُس کے عقائد باطلہ مخالفہ اسلام کے سبب ویسا ہی گمراہ جانتا ہے - جیسا کہ اس اقرارنامہ پر دستخط کرنے سے پہلے جانتا تھا - اور اُسکے حق میں وہی فتوے دیتا ہے جس کو جلد ۱۳ - اشاعۃ السنہ میں مشتہر کر چکا ہے - **فیصلہ مقدمہ** اور دستخط اقرارنامہ کے بعد مجھ سے مولوی **برکت علی** صاحب منصف تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر نے سید حیدر حسین قانونگوے تحصیل مذکور کے سامنے

امرت سر و لاہور کی ریل گاڑی میں مرزا کی نسبت فتوے پوچھا تو خاکسار نے وہی پہلے فتوے دیا۔

مرزا کے خاص مرید یا حواری **یعقوب ایڈیٹر** اخبار الحکم نے بٹالے کے سٹیشن پر مجھ سے مرزا کے حق میں فتوے پوچھا تو میں نے وہی فتوے دیا۔ اُس نے کہا کہ یہ فتوے تحریر کر دو گے۔ میں نے جواب میں کہا کہ تحریری سوال پیش کرو گے تو تحریری جواب ملے گا۔

انجمن اسلامیہ روڑکی کے سیکرٹری منشی **مہر بخش صاحب** نے مرزا کی نسبت میرا خیال پوچھا تو میں نے اُس کے جواب میں اپنے اُسی خیال قدیم کا اظہار ایک خط کے ذریعہ کیا۔ جو مضمون زیر بحث کے بعد منقول ہو گا۔

الغرض اپنے فتوے یا اعتقاد کو میں نے نہیں بدلا۔ اور نہ منسوخ کیا۔ اور نہ ہی اس دفعہ چہارم اقرار نامہ کا یہ منشا ہے۔ صرف مباحثہ میں ان الفاظ کو بالمقابلہ استعمال نہ کرنیکا دونو فریق نے وعدہ و اقرار کیا ہے۔ اور یہی اس دفعہ چہارم کا منشا ہے۔ ناظرین اشتہار مرزا مطبوعہ ۱۷۔ دسمبر سنہ ہو کھ نہ کھائیں۔

اب رہی دفعہ ۶۔ اقرار نامہ سو یہ دفعہ میرے خیال میں تو میرے متعلق نہیں۔ نہ میرا کوئی مرید یا پیرو ہے جس نے میرے کہنے سے منشاء دفعات ۱۔ لغایت ۳ کے برخلاف مرزا کو بُرا کہا ہو۔ اور نہ اُس کو بُرا کہنے والوں میں ایسے اشخاص ہیں جو میری ہدایت سے اُس بُرا کہنے رُک جاتے یا آئندہ رُک جائیں۔ مگر چونکہ مجسٹریٹ کے خیال میں یہ بات جم گئی تھی۔ کہ اگر یہ شخص ان اشخاص کو روکتا تو وہ ضرور رُک جاتے۔ اس لئے مجسٹریٹ نے مجھ سے بھی اس دفعہ کے مطابق اقرار کرانا چاہا۔ اور میں نے بپاس خیال مجسٹریٹ اُسکو منظور کر لیا۔ اور اسپر عمل بھی کیا۔ کہ مئی سنہ ۱۸۹۹ء میں اس فیصلہ کو مشتہر کیا۔ تو اُنہیں حسب منشاء دفعہ مذکور اپنے دوستوں کو ان دفعات کی تعمیل کا مشورہ دیا۔ اور پرائیویٹ خطوں کو ذریعہ اور زبانی بھی سمجھایا کہ وہ آئندہ مرزا سے مباحثہ کرنا مطلق ترک کر دیں۔ مگر آخر **میرا وہی**

خیال سچا نکلا - اور اس سے مباحثہ کرنے والوں نے اب تک اُس کا تعاقب نہیں چھوڑا - اور اس سے مباحثہ اور چھیڑ چھاڑ کو ترک نہیں کیا - ہر چند اِن مُباحثہ اور چھیڑ چھاڑ میں اونہوں نے اِن الفاظ کو استعمال نہیں کیا - جن کے استعمال سے دفعہ ۱ - لغایت ۳ - اقرار نامہ میں روکا گیا ہے - مگر میرا منشا اور مشورہ تو یہ تھا - کہ وہ بالکل اس سے بحث و خطاب نہ کریں - اور اب اس کو کان لم یکن سمجھ کر اس کا نام نہ لیں - میرے وہ دوست میرے مرید یا پیرو ہوتے تو میرے اِس مشورہ پر عمل کرتے اور پھر اسکا نام نہ لیتے - اور وہ یہ سوچتے کہ جو کچھ مرزا کے مقابلہ اور جواب میں اشاعۃ السنہ نے پانچ سال تک کیا ہے وہ کافی سے بڑھ کر ہے - اور مثل تو یوں مشہور ہے ؎ چو حلوا کہ یک بار خوردند و بس ؛ اور یہاں تو حلوا پورے پانچ سال تک کھایا کھلایا گیا ہے - اور اس حلوا کا اثر بھی بخوبی ظاہر ہو چکا ہے - مرزا کی نبوّت ختم ہو گئی - اسکے منذر الہامات و پیشگوئیاں جو اس کی نبوت کے چلتے پُرزے تھے - بند ہو گئے - مباہلے اور بد دعائیں حکماً موقوف ہو گئیں - اب اُس کو مخاطب کرنا مثل " مُردے پر سو دُرے " کو عمل میں لانا ہے -

اب بھی میرے دوست میرا کہا مانیں اور اس کو جانے ہی دیں جیسا کہ اُس کو میں نے جانے دیا ہے - اور اس کا نام زبان پر یا قلم میں نہ لاویں - ہمارے اِس بیان سے ناظرین کو معلوم ہو گا کہ ہمنے مرزا کو کیوں چھوڑا ہے - اور کس معنے کر چھوڑا*

---

* یہ امر عنوان مضمون میں درج نہ تھا - یہ صرف تبعاً ضمناً بیان ہو گیا کہ اُس کو چھوڑنے کے یہ معنے ہیں - کہ اس سے بحث نہ کی جاوے - اور اس کو اپنا مخاطب نہ بنایا جاوے - اِس کے مغالطات پر پبلک کو آگاہ کرنا اِس میں داخل نہیں

مراسلت

(جس کے نقل کرنے کا مضمون سابق میں بصفحہ ۱۰۴ - وعدہ دیا گیا تھا)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

حضرت اقدس مولانا مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب سلمہ - کی خدمت میں بعد ما وجب عرض کیا جاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے ایک اشتہار نسبت جناب معہ دیگر صاحبان والاشان شایع کیا تھا جس کی میعاد ۱۳ ماہ تھی - چونپدرہ جنوری سنہ رواں کو منقضی ہوگئی - اور یہ اشتہار بہت زور کا تھا - ماحصل اشتہار کا میرے مفہوم میں اول یہ ہے - کہ آئندہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کو حق جانیں گے - یا جو کچھ ہو - اشتہار کو جو خاص حضرت کے حق میں حضرت مرزا صاحب نے دیا تھا - اوس کو کیا خیال فرماتے ہیں - اور آئندہ کے واسطے حضرت کا نسبت حضرت مرزا صاحب کے کیا خیال ہے - یعنے ۱۶ - جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے تیرے نزدیک

(تتمہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

اور اس کے ترک کرنے کا نہ وعدہ ہے - نہ ارادہ - اور نہ احباب کو اسکا مشورہ دینا مقصود ہے - آس آگاہی وخیرخواہی خلایق پر وقتاً فوقتاً عمل ہوتا رہے گا - جیسا کہ اِس مضمون میں اس کے اشتہار ۱۷ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء کے مغالطات پر بلا تخاطب مرزا آگاہی خلایق عمل میں آئی ہے - ایسے ہی مضمون آئندہ میں اِس کی درخواست ۲۷ - جون کے مغالطات پر پبلک کو اطلاع دی گئی ہے -

دو نو حضرات واجب الخدمت ہیں۔ اور ہم لوگ ہر دو حضرات کے مطیع حکم ہیں۔ باہم جو کچھ فرمائیں اُس میں ہم لوگوں کو کوئی منصب لب کشائی کا نہیں ہے۔ اور نہ ہونا چاہیئے۔ ہم لوگوں کی سعادت اسی میں ہے کہ علماء کے فرمانبردار رہیں۔ ملہم ربانی ملا الٰہی بخش صاحب کا اشتہار مورخہ ۱۰۔ نومبر ۱۸۹۹ء اور حضرت مرزا صاحب کا اشتہار مورخہ ۱۲۔ نومبر ۱۸۹۹ء ملاحظہ ہوا۔ اب حضرت سے دریافت طلب یہ امر ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی نسبت حضرت والا کا عقیدہ سابقہ اب بھی ہے۔ یا انکے دعاوی کو حضرت والا حق بجانب خیال فرماتے ہیں۔ اور اشتہار کو جو آپ کی نسبت معہ دیگر صاحبان شایع ہوا تھا۔ اس کو کیا خیال فرماتے ہیں۔ حضرت سے درخواست ہے کہ اشتہار اور حضرت مرزا کی نسبت اِس وقت جو حضرت کا خیال ہو اُس سے مفصل مطلع فرمایا جاوے۔ بغرض حصول جواب رقیمہ نیاز ہذا دو پیسہ کا ٹکٹ خط کی پیشانی پر چسپاں ہے۔ مہربانی فرماکر جواب مفصل بعجلت تمام مرحمت فرمائیں۔

حضرت والا کا نیازمند خاکسار آثم محمد پیر بخش عفے عنہ بمقام رڈکی مورخہ ۲۷۔ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء وقت ۷ بجے شام

(الجواب)

میں غلام احمد ساکن قادیاں کو ویسا ہی بد اعتقاد اور مخالف اسلام جانتا ہوں جیسا کہ پہلے جانتا تھا۔ اور جو فتوے علمائے پنجاب و ہندوستان نے اُس کی نسبت جاری کیا ہوا ہے۔ اور وہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ میں چھپا ہوا ہے وہی فتوے میں اُس کے حق میں دیتا ہوں۔ جب مجھ سے کوئی پوچھتا ہے۔ اور اس کے دعوے کو جو برخلاف اسلام اُس نے کیا ہے میں نہیں مانتا۔ اوس کی پیشگوی اشتہار

ملا الٰہی بخش نام غلط ہے صحیح محمد بخش ہے۔

۲۱- نومبر ۱۸۹۸ء کو خدا نے جھوٹا کیا - ۱۵- جنوری ۱۹۰۱ء اس کی تاریخ گذر گئی اور میں خیر و عافیت سے ہوں - ایسے ہی دوسرے دو شخص جن کے حق میں وہ پیشگوئی اس نے کی تھی وہ پیشگوئی اسی کے حق میں الٹی پڑی - کہ خدا تعالے نے اسکو پیشگوئی مذکور کے سبب ایک مقدمہ میں ملزم بنایا - اور اس سے وہ تب رہا ہوا جب کہ اُس نے اقرار حلفی عدالت میں کیا - کہ میں ایسی پیشگوئی کسی شخص کے حق میں نہ کروں گا - گویا آیندہ اُس کی نبوت بند کردی گئی - آپ اُس کی کسی تحریر کے فریب و دہوکہ میں نہ آجائیں - فتوے مذکور بقیمت ایک روپیہ عصر اور دیگر رسایل اشاعۃ السنہ ہمارے پاس سے جو پانچ سال کے پانچ جلدوں میں ہیں - اور ہر ایک جلد ۳۸۴ صفحہ میں ختم ہوئی ہے - اور وہ فی جلد ۱ روپیہ کے حساب سے ملتی ہیں - منگا کر ملاحظہ کریں - اور دیکھیں کہ ایسا شخص حضرت حضرت کہلانے کے لایق ہے - جیسا کہ آپ اس خط میں اس کو حضرت حضرت لکھتے ہیں سابقاً آپ کے خط ۲۴ ستمبر ۱۸۹۸ء کے جواب میں جو خط مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۸۹۸ء نمبری ۳۷۴ - آپ کے نام روانہ کیا تھا اُس پر آپ نے کیا تعمیل کی - ایسا نہ ہو کہ آپ میرزای بد اعتقاد ہو جائیں - آپ ایک اسلامی انجمن کے سکرٹری ہیں - آپ کو ایسی بلا سے بچنا نہایت ضروری ہے - میری اس نصیحت کو قبول کر کے اطلاع نہ دی تو پبلک اہل اسلام کی اطلاع کے لئے اس خط کو رسالہ میں چھاپ دیا جائے گا -

مقام بٹالہ - ۳۱- جنوری ۱۹۰۱ء نمبر (۲۷)

راقم

ابو سعید محمد حسین بٹالوی -

قادیاں کے مرزا اور اُس کی جماعت کی درخواست

۲۷ جون و ۲۰ جولای وغیرہ کا جواب

آنکس کہ بقرآن وخبر زو نرہی ٭ اینست جوابش کہ جوابش ندہی

مرزا نے ایک درخواست ۲۷ جون سنہ ۱۹۰۰ء کو اپنی قلم سے لکھی۔ اور پھر ازراہ کمال راست بازی و دیانت داری اپنی جماعت کے ۱۵۰ اشخاص کی طرف سے اور اُن کے نام سے شایع کی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ فلان فلان مشایخ و علماء پنجاب وہندوستان (جن میں اس خاکسار ناچیز کو بھی شامل کیا۔) بمقام بٹالہ ایک جلسہ کر کے اسمیں چند اشخاص مبتلا امراض ومصیبات واہل حاجات خواستگار دعا و نجات کو مرزا اور اُن کے مخالف علماء ومشایخ بالمناصفہ تقسیم کر کے منتخب کرلیں۔ اور اُن کے حق میں دعائیں کرین۔ پھر جس فریق کے منتخب اشخاص کثرت سے شفا اور نجات پائیں۔ اُس فریق کو فریق برحق اور صادق سمجھا جائے۔ اور فریق مخالف کو ناحق پر۔ اور کاذب۔ پھر ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کے اشتہار میں مرزا اپنی جماعت کا حجاب و نقاب اُٹھا کر خود کھیل کھیلا ہے۔ اور اس میں ۸۵ اشخاص مشایخ و علماء ہندوستان و پنجاب کو جن میں خاکسار کو بھی نامزد کر کے شامل کیا ہی مخاطب کر کے لکھا ہے کہ ان میں سے پیر مہر علی شاہ صاحب ساکن گولڑہ۔ ضلع راولپنڈی۔ یا اور چالیس اشخاص جن میں پیر مہر علی شاہ صاحب ضرور شامل ہوں بمقام لاہور جمع ہو کر مرزا کے مقابلہ میں عربی زبان مین ایک سورہ قرآن کی تفسیر لکھیں جس میں معارف وحقایق قرآن کا بیان ہو۔ اور اس تفسیر کا مرزا کی تفسیر

سے موازنہ ہو۔ اور اس موازنہ کے واسطے پیر مہر علی شاہ صاحب (اگر وہ تفسیر لکھیں) تین اشخاص کو منتخب کریں۔ (جن میں ایک اس خاکسار کا نام لیا ہے۔ یا اور مولویوں کو (جن کو پیر مہر علی شاہ صاحب چاہیں) منتخب کریں۔ پھر جس فریق کی تفسیر اُن تین اشخاص کی حلفی شہادت وحلف سے جو مثل حلف قذف محصنات ہو (جس میں تین قسمیں ہوتی ہیں۔ اور چوتھی لعنت جھوٹے پر۔ چنانچہ قرآن مجید کی سورہ نور نمبری ۲۴ کی آیت ۹ میں تشریح ہے۔ اس لعنت پر مرزا نے مسٹر ڈوئی صاحب بہادر سابق مجسٹریٹ گورداسپورہ۔ حال چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب سے ڈر کر تصریح نہیں کی۔

ہم اس حلف قذف مُحصنات کی تشریح کر کے صاحب بہادر موصوف کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ مرزا نے اِس لعنت والی حلف کی تجویز میں اپنے اس عہد کا خلاف کیا۔ جو اقرار نامہ ۲۴۔ فروری ۱۸۹۹ء میں اس نے کیا تھا۔ اور اُس میں کسی سے بھی مباہلہ نہ کرنے کا عہد کر کے اِس لعنت کو جو حلف قذف مُحصنات اور مباہلہ میں یکساں پائی جاتی ہے۔ ترک کرنے کا عہد کر لیا تھا۔ اِس حلفی شہادت میں وہ اِس خاکسار اور دوسرے علمار کو اس لعنت کا مورد بنانا چاہتا ہے۔ جس کو ترک کرنے کا وعدہ دے چکا تھا) غالب نکلے اس فریق کو مومن برحق اور صادق سمجھا جائے اور فریق مغلوب کو ناحق پر۔ اور کاذب۔

پھر ۲۳۔ جولائی ۱۹۰۰ء کے اشتہار میں مرزا نے علمار اہل اسلام کے ساتھ عیسائیوں۔ اور ہندوؤں کے علمار کو بھی شامل کر لیا ہے۔ اور اِن سب سے حقایق ومعارف قرآن بیان کرنے میں (ہندوؤں۔ اور عیسائیوں کو بیان حقایق ومعارف قرآن کے چیلنج کرنا۔ اور اُس مقابلہ میں اُن کو مسلمانوں کے

ساتھ شامل کرنا وہ جیسا کہ اشتہار ۲۳ جولائی کے صفحہ ۴ سطر ۹ میں پایا جاتا ہے -) کوئی وجہ نہیں رکھتا - وہ قرآن کو متضمن حقایق و معارف کب مانتے کہ اُن کے بیان میں مرزا کا مقابلہ کریں -) اور آسمانی نشان دکھلاتے ہیں - اور دعاؤں کے مقبول ہونے میں مقابلہ کرنا چاہیئے - اور اس اشتہار میں یہ بھی نوٹس دیدیا ہے کہ اس اشتہار کے بعد پندرھویں دن اسی مضمون کا اشتہار دیا جائے گا - اور ان اشتہاروں کی تعداد کو چالیس تک پہنچایا جائے گا -

اِن درخواستوں کا جواب ہماری طرف سے وہی بیت ہے -

جس کو ہم نے زیب عنوان کیا ہے - اِس جواب کو ناظرین رسالہ اشاعۃ السنہ سنین گذشتہ رسالہ جلد ۱۳ - لغایت ۱۸ - جو بمقابلہ رسایل و اشتہارات شش سالہ مرزا شایع ہو چکا ہے - کافی اور شافی سمجھیں گے - اور داد انصاف دیکر کہیں گے کہ یہ جواب نہایت عمدہ و مفید مصداق **ماقلّ ودلّ** ادا ہوا ہے - کیونکہ اِن اجلاد اشاعۃ السنہ میں ایسی درخواستوں کا جواب قرآن و حدیث سے بارہا ادا ہو چکا ہے - لہذا اب اِن درخواستوں کا جواب بحکم شہادت بیت مذکور یہی ہے کہ کچھ جواب نہ دیا جائے اور ان درخواستوں کو تکرار محض، واعادہ بلا فائدہ سمجھ کر اُن کے پیش کرنے والوں کو مُنہ نہ لگایا جائے - **مگر جن لوگوں نے** اشاعۃ السنہ سنین گذشتہ کو اور اُنکے مقابلہ میں تحریرات و اشتہارات مرزا کو نہیں دیکھا یا دیکھ پڑھ کر وہ بھول گئے ہیں - وہ اِس جواب کا لطف نہ پائیں گے - **اُن کی فہمایش** کے لئے ہم اِس اجمال کی تفصیل کرتے ہیں - اور اپنے سابق مضامین کا جس میں ان درخواستوں کا جواب پایا جاتا ہے صرف خلاصہ بیان کر دیتے ہیں - نئی کوئی بات نہیں کہتے -

اس تفصیل و بیان پر ہم کو باعث و وام ہوئے ہیں - وہ باعث نہ ہوتے تو ہم اتنا بھی نہ کہتے -

امر اول - ناظرین کو اپنے اس دعوے کا (جو مضمون سابق میں ہم کر چکے ہیں) یقین دلانا کہ مرزا نے جو کچھ کہا ہے - اس کا جواب اشاعۃ السنہ میں ادا ہو چکا ہے - لہذا اب مرزا کی بحث و خطاب فضول ہے - اور اُس کو کان لم یکن سمجھکر اُس کو چھوڑ دینا مناسب ہے -

امر دوم - یہ کہ بعض[1] اشخاص نے اُن درخواستوں کو واجبی اور لایق و مستحق جواب سمجھکر ہم سے انکو جواب کی درخواست کی ہے اور بعض[2] ان درخواستوں کے جواب سے ہمارے سکوت اختیار کرنے پر ہماری نسبت یہ گمان کر لیا ہے کہ ہم مرزا کے دعاوی وخیالات کے موافق ہو گئے ہیں - ان دونوں فریق کی غلط فہمی اور سوء ظنی دور کرنے کے لئے - اس بیان و تفصیل کی ضرورت معلوم ہوئی -

(اور وہ یہہ ہے)

مرزا شروع زمانہ دعوے نبوت و مسیحایت و مجددیت و مہدویت سے آجتک اپنی تحریرات و تصنیفات میں وہی باتیں بار بار بیان کرتا ہے جو ابتدائی رسائل - فتح - توضیح - ازالہ - وغیرہ میں بیان کر چکا ہے - مگر اس کی

---

[1] از انجملہ ایک شخص میاں الہی بخش ساکن کوٹلی صورت میں سابق پٹیالہ نویس نہر باری دواب - دوسرے میاں رحیم بخش عرضی نویس رعیہ ضلع سیالکوٹ انکے اصل خطوط ہم بخوف طوالت نقل نہیں کر سکتے - ان خطوں کی ایک سوال کو نقل کر کے اسکا جواب خاتمہ مضمون میں دیا جائیگا -

[2] بعض ان لوگوں کے نام معلوم نہیں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اپنے کارڈ ۲ جولائی ۱۹۰۰ء میں انکا ذکر بایں الفاظ کرتے ہیں - آپکی خاموشی کو قوم حیرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے - بلکہ بعض کو شبہ ہوتا ہے - کہ کہیں مرزا کی پیشگوئی (موافقت) کا ظہور نہ ہو - خدا نہ کرے جن صاحبوں کو انکے نام دریافت کرنے ہوں وہ مولوی ثناء اللہ سے خط و کتابت کریں - فقط

صورت و پیرایہ کو بدل کر اور اُن پر دوسرا رنگ چڑھا کر جیسے زمانہ امام شافعی رحمہ میں ایک شخص فروح نامی تیل فروش ایک ہی شکیزہ سے اُس کو مختلف مُنہ لگا کر جس قسم کا تیل چنبیلی وغیرہ کا کوئی مانگتا نکال دیتا تھا - اور حقیقت میں وہ ایک ہی تیل ہوتا تھا - یا جیسے اِس زمانہ کے بعض عطار و اشتہاری طبیب مختلف بوتلوں سے اُن پر مختلف لیبل لگا کر ایک ہی دوا نکال کر خریداروں کو یہ جتلاتے اور ٹکے کماتے ہیں کہ یہ فلاں فلاں دوائیں ہیں -

یہ باتیں جو اس وقت درخواست ۲۷ جون سنہ ۱۹۰۰ء اور اشتہار ۲۰ / ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء میں اُس نے کہیں ہیں - یہ اکثر وہی پرانی باتیں ہیں - جو فیصلہ آسمانی مطبوعہ ۲۷ - دسمبر سنہ ۱۸۹۱ء کے بڑی تختی کے ۶ صفحہ میں اُس نے کہی تھیں ان میں صرف اجمال و تفصیل یا پیرایہ بیان کا فرق ہے - وبس -

ہم نے سنہ ۱۸۹۱ء کے رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ و ۲ - جلد ۱۴ - میں اِس فیصلہ کا خلاصہ صفحہ ۱۱ سے ۱۴ - تک چار صفحہ میں بیان کر کے اس کا جواب صفحہ ۱۵ سے ۵۶ تک بیالیس ۴۲ صفحہ میں دیا ہے -

اِس مقام میں پہلے اس خلاصہ کا خلاصہ نقل کیا جاتا ہے - پھر اس جواب کا خلاصہ بیان ہوگا - انشاء اللہ تعالیٰ -

خُلاصہ فیصلہ آسمانی کا خُلاصہ

مومن و کافر کا امتحان بحکم قرآن اِن چار علامتوں سے ہوتا ہے -

اوّل - بشارات سے - یعنے مومن کو اس کے مرادات اور اس کے دوستوں کے مطلوبات رقبل از وقوع بتائے جاتے ہیں -

دوم - اطلاع مغیبات - یعنے مومنوں کو دُنیا کے واقعات متعلقہ غیر پر

قبل از وقوع اطلاع دیجاتی ہے۔

سوام - قبولیت دعوات - یعنے مومن کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

چہارم - کشف - عجایبات قرآن - یعنے مومن کو قرآن کے ایسے عجایب معارف وحقایق ودقایق سوجھائے جاتے ہیں - جو پہلے کسی مسلمان مفسر صحابی یا تابعی یا امام کو نہ سوجھے ہوں اور نہ کسی اسلامی کتاب تفسیر میں بیان ہوئے ہوں۔

پھر ان علامات کی شہادت سے مرزا نے اپنے اور اپنے مخالفوں کے امتحان ایمانی کی یہ صورت بیان کی ہے - کہ لاہور میں ایک جنرل کمیٹی قایم کی جائے جس کی شاخیں دور دراز ملکوں میں مقرر ہوں - وہ کمیٹی یا کمیٹیاں اپنا اپنا دفتر رجسٹر بناویں - اُن رجسٹروں میں مرزا اور اس کے مخالف مولویوں کے بشارات وپیشگوئیاں متعلقہ واقعات آیندہ ایک سال تک درج کرتے رہیں - پھر ان بشارات وپیشگوئیوں کا باہم موازنہ کیا جائے - پس جس فریق (مرزا یا اُس کے مخالفوں) کی بشارتیں وپیشگوئیاں بہ نسبت فریق مخالف زیادہ سچ نکلیں وہ فریق مومن کامل تسلیم کیا جائے۔

پھر کہا ہے وہی کمیٹی مختلف امراض میں مبتلا (مثلاً کوڑہیوں - اندہوں وغیرہ) اور اہل حاجات خواستگاران دعا کو بذریعہ اشتہارات لاہور میں طلب کریں - اور ان سب کی درخواستیں ایک صندوق میں جمع کی جائیں - پھر اُن کو قرعہ اندازی سے مرزا اور اُس کے مخالف مولوی باہم تقسیم کرکے ایک سال تک اُن کے حق میں دعائیں کریں - پھر جس فریق کے لوگ کثرت سے شفا پائیں یا مراد کو پہنچیں وہ فریق مومن کامل تصور کیا جائے۔

پھر کہا اُسی کمیٹی کے سامنے مرزا اور اسکے مخالف مولوی قرآن شریف کے

ایسے عجائبات معارف وحقائق بیان کریں۔ جو پہلے کسی تفسیر میں نہ ہوں۔ پھر جس فریق کے بیان کردہ حقائق ومعارف خالی از تکلف ہوں وہ مومن کامل وصاحب علم لدنی سمجھا جاوے ۔؛

خلاصہ جواب فیصلہ مذکور

اس درخواست کا جواب اشاعۃ السنہ کے بیالیس ۴۲ صفحہ پر ادا ہوا ہے۔ جس کا خلاصہ تین امور مفصلہ ذیل ہیں۔

(۱) قرآن وحدیث نے کسی کا امتحان ان چار علامتوں سے نہیں کیا۔ اور نہ اس امتحان کا حکم دیا ہے۔ بلکہ قرآن کی سورہ ممتحنہ میں مہاجر عورتوں کے امتحان کا حکم اُن کے اعتقاد واعمال کے پرکھنے سے ہوا ہے۔ بنا ءً علیہ لازم ہے کہ مرزا کے ایمان کا امتحان اس کے اقوال وعقائد کی تحقیقات سے کیا جائے۔ نہ ان علامات چہار گانہ سے۔

پھر مرزا کے اٹھارہ اقوال وعقاید جن کو علماء اسلام پنجاب وہندوستان نے مخالف اسلام قرار دیا ہے۔ بحوالہ نمبر صفحہ کتاب ونقل اصل عبارت بیان کرکے کہا ہے۔ کہ مرزا ان اقوال وعقائد کا مطابق قرآن واسلام ہونا ثابت کردے۔ تو اہل اسلام مرزا کو مومن ومسلمان ہونے کا سرٹیفکٹ دینے کو طیار ہیں۔

(۲) جملہ اہل امراض کوڑیوں۔ اندھوں وغیرہ کو لاہور میں طلب کرکے جمع کرنا مشکل امر ہے۔ دنیا بھر کے کوڑہی لاہور میں جمع ہو جائیں گے۔ تو اتنا بڑا کوڑی خانہ کہاں ملے گا۔ یا کون بنواوے گا۔ اور ان کا خرچ خوراک روزمرہ کون اپنے ذمہ لے گا۔ بجائے اس کے بہتر او رآسان صورت یہ ہو

کہ مرزا اپنے بڑے حواری اور خلیفہ سوم میاں کریم بخش سیالکوٹی کے (جس کو مرزائی پارٹی میں مولوی عبدالکریم کہا جاتا ہے۔ اور وہ ٹانگ سے لنگڑا۔ سر سے کسی قدر گنجا۔ ایک آنکھ سے نیم کانا (احول ہے) حق میں مرزا دعا کرے۔ اسکی دعا سے اس کی ٹانگ اور آنکھ درست ہو گئی۔ اور سر پر بال جم گئے۔ تو تمام مسلمان مرزا کو مومن کامل و ولی مان لیں گے۔ بلکہ مرزا کے مخالف مولوی بھی اُس کو مسلمانی کا سرٹیفکٹ دیدینگے۔ کریم بخش کے حق میں اپنی کرامت و قبولیت دعا دکھانیمیں مرزا کو کچھ عذر ہو تو اور اشخاص کے حق میں جنسے ایسی دعا کی فیس بھی ہزارہا روپیہ کھا کر مرزا ہضم کر چکا ہے۔ اور اُس کا ذکر و نام رسالہ نمبر ا جلد ۱۴ صفحہ ۱۱ و ۲۸ میں ہے۔ دعا کریں۔ اور اُس کا اثر دکھاویں۔ اور اپنی مسلمانی کا سارٹیفکٹ لے۔

(۳) آیندہ کی بشارتوں اور پیشگوئیوں کا امتحان بھی طوالت و مہلت طلب ہے۔ لہذا وہ اپنی پچھلی بشارتوں (مثلاً سردار بہادر سید امیر علی شاہ لاہوری۔ رسالدار پنشنر کے گھر میں فرزند پیدا ہوگا۔ اور نواب صاحب معزول مالیر کوٹلہ کو شفا ہو گی۔ جس کے عوض وہ پانچ پانچ سو روپیہ لیکر کھا چکا ہے وغیرہ وغیرہ۔) اور پچھلی پیشگوئیوں (مثلاً مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اپنی دختر مرزا کو دے گا۔ اور دوسرے شخص سے اُس کا نکاح ہوگا۔ تو اُس کا شوہر اڈھائی برس میں فوت ہوگا۔ اور وہ دختر مرزا کے نکاح میں آئے گی۔ یا عبداللہ آتھم عرصہ ۱۵ ماہ میں فوت ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔) کا سچا ہونا ایک مجلس منعقد کر کے ثابت کر کے اور ان بشارتوں و پیشگوئیوں کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر کے اس کمیٹی سے اُن کا سچا ہونا تسلیم کراوے۔ اور اپنی مسلمانی کا سرٹیفکٹ لے۔

اسی کمیٹی کے فیصلہ سے پچھلے حقایق و دقایق بیانی مرزا کا امتحان کیا جائے (مثلاً لیلۃ القدر سے کوئی رات مراد نہیں۔ بلکہ ایک ظلماتی زمانہ مراد ہے۔ اور

حضرت عیسے مُردہ کو زندہ نہ کرتے - اور نہ اندہے کوہڑی کو اچھا کرتے - اور نہ مٹی کا پرند بناتے - بلکہ یہ کام وہ مسمریزم سے کرتے - جو حقیقت میں کچھ نہ ہوتے - پس اگر وہ ان حقایق بیانیوں میں حسب فیصلہ کمیٹی مذکور صادق نہ نکلا - بلکہ اس حقائق بیانی کو اس کمیٹی نے الحاد و ارتداد قرار دیا - ایسا ہی اس کی پچھلی بشارتوں اور پیشگوئیوں کو کمیٹی نے دہوکہ بازی - اور دروغ گوئی ٹھرایا - تو پھر کسی عقلمند کے نزدیک اُس کی آئیندہ بشارتوں و پیشگوئیوں اور حقایق بیانیونکا امتحان کب جائز ہوگا - اور وہ مثل مشہور ہے من جرب المجرب حلت بہ الندامتہ کا مصداق کیونکر نہ ٹھریگا -

یہ ہم نے بیالیس صفحہ کا خلاصہ دو صفحہ میں بیان کیا ہے - اصل جواب کو ناظرین ملاحظہ فرمائیں گے تو امید ہے اس کے لطف و ذوق سے حظ اوٹھائینگے جن کے پاس وہ نمبر ۱ جلد ۱۴ نہ ہوں وہ دفتر اشاعۃ السنہ سے طلب کریں - وہ چار نمبر ہیں - اہل وسعت کو بقیمت ایک روپیہ ملیں گے - اور کم وسعت لوگوں کو نصف قیمت ۸ ر کو - محصولڈاک ار بذمہ خریدار -

اور بالمقابل تفسیر لکھنے کا جو مرزا نے اشتہار ۲۲ - جولائی سنہ ۱۹۰۰ء میں دعوےٰ کیا ہے یہ بھی اس کا پُرانا دعوے ہے - جو کتاب وساوس کے صفحہ ۶۰۲ - اور دیگر کتب و رسائل میں اُس نے کیا ہے -

اس کا جواب سنہ ۱۸۹۲ء کے اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۰ - وغیرہ میں دیا ہے - جو بعینہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے -

قادیانی صاحب! میں آپ کے مقابلہ میں عربی میں تفسیر لکھنے کو حاضر ہوں حاضر ہوں - جب چاہیں - اور جس مقام میں چاہیں - لاہور میں - خواہ بٹالہ میں مجھے بلائیں ہمیں فوراً حاضر ہو جاؤنگا - اور چونکہ آپ ہی اس مقابلہ کے مُدعی ہیں - میں نہیں - لہذا

آپ ہی پر اس مجلس کا اہتمام و انتظام واجب ہے۔ آپ شوق سے انعقاد مجلس کا اہتمام کریں۔ اور مجھے بلا دیں۔ اور اگر آپ نے پسند کیا یا اکثر ارکان مجلس نے پسند کیا۔ (ناظرین اس شرط کو ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں بشرط رضامندی مرزا۔ وارکان مجلس کے مرزا کی سابق عربی عبارت و معارف کا امتحان تجویز کیا ہے۔ نہ قطعی طور پر و بلا شرط۔) تو اس مجلس میں پہلے آپ کی سابق تحریرات عربی خصوصاً خطبہ وساوس کو جس پر آپ کو اور آپ کے اتباع کو بڑا ناز ہے پیش کیا جاوے گا۔ اور ایسا ہی آپ کے سابق بیان کردہ اسرار و معارف و حقایق قرآن کو جو اپنے رسالہ فتح اسلام توضیح المرام۔ ازالہ اوہام۔ اور کتاب وساوس میں بیان کئے ہیں۔ اس مجلس علماء میں پیش کیا جائے گا۔ ان عبارات کی کریہ عربی کو سُنکر اگر حاضرین با مذاق کو متلی شروع ہو گی اور میرے بیان سے اور بھی اُن عبارات میں آپ کی غلطیاں صرفی و ادبی ثابت ہو گئیں اور آپ کے اسرار و حقایق کا کفر و الحاد ہونا ثابت ہو گیا۔ تو پھر آپ کو دوبارہ امتحان دینے کے لئے عبارت آرائی اور حقایق فرمائی کی تکلیف اُٹھانے اور چالیس روز تک اس تکلیف کے لئے کسی جگہ مقید رہنے کی حاجت نہ رہے گی۔ اور آپ کی حقیقت کس و ناکس کو معلوم ہو جائے گی۔ اور اگر اس مجلس میں آپ کی سابق عربی واقعی اور صحیح عربی بنگئی اور آپ کے اسرار و حقایق کی حقانیت ثابت ہو گئی تو پھر میں آپ کے مقابلہ میں عربی تفسیر لکھونگا یا (اگر آپ کی سابق عربی دانی و اسرار بیانی کی ہیبت دل پر پڑ گئی تو) میں آپ کے مقابلہ سے عاجز ہو کر آپ کو اس مجلس میں بڑا عالم عربیت و ادیب و نکتہ رس و حقیقت شناس مان لونگا۔ اور آپ کو جاہل سمجھنے میں غلطی کا اقرار کروں گا۔ اب آپ مجلس کے انتظام و اہتمام میں توقف نہ کریں۔ اور نہ آپ کوئی عذر و چون و چرا انعقاد مجلس میں پیش کریں۔

اور اسی مجلس کے تصفیہ پر راضی ہو جائیں۔ مجلس سے پہلے اس عذر کو بذریعہ تحریر پیش کر کے ایک اور نئی بحث شروع نہ کر دیں۔ جس سے مطلب اور مقصود کے دُور پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔

یہ جواب بھی جواب فیصلہ آسمانی کی طرح پورا پورا نقل نہیں ہوا

ناظرین پورا ملاحظہ فرمائیں گے۔ تو جواب فیصلہ آسمانی کی طرح اِس سے بھی ایک لطف اٹھائیں گے۔

یہ جواب جس نمبر ۸ جلد ۱۵ میں درج ہے اُس کے ساتھ نمبر ۷۔ اَور ایک نتھی میں شائع ہوئے ہیں۔ وہ آٹھوں کے آٹھ نمبر ہی مِل سکتے ہیں۔ اہل وسعت لوگوں کو بقیمت دو روپیہ عہ۔ کم وسعت لوگوں کو بقیمت ایک روپیہ عہ۔

ناظرین! ہمارا یہ جواب مرزا کے دیکھنے میں آیا تو اُس نے ہماری تحریر کے مطابق جلسہ کرنے اور اپنی عربی دانی کی حقیقت کھولنے سے گریز کیا۔ اور بظاہر یہ بہانہ کیا کہ میری درخواست کو مخاطب نے ٹالا ہے۔ اور اس پر رسالہ کرامات الصادقین کے صفحہ ۲۲ و ۲۳ میں یہ ریمارک کیا۔ اور کہا کہ رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۱۵ کو صفحہ ۱۹۰ سے ۱۹۲ تک بغور پڑھنا چاہیئے۔ کہ کیونکر اُس نے رکیک شرطوں سے اپنا پیچھا چھوڑایا ہے۔ چنانچہ ان صفحات میں لکھا ہے کہ اِس مقابلہ سے پہلے کتاب دافع الوساوس کی عربی عبارات کی غلطیاں ثابت کریں گے۔ (ناظرین! میری عبارت منقولات ۱۲۲ کو دیکھو اس میں بشرط رضا مندی مرزا و ارکان مجلس یہ بات تجویز کی گئی ہے۔ یا قطعی طور پر و بلا شرط اور پھر فتح اسلام اور توضیح المرام کے کلمات کفر الحاد پیش کریں گے۔ اور نیز اُن پچاس سوالات کا جواب طلب کریں گے۔ جو مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی موت

کی نسبت مراسلت نمبر ۲ مورخہ ۹ جون میں ہم لکھ چکے ہیں۔ اسی طرح سلسلہ وار جواب الجوابات کا جواب پوچھا جائے گا۔ (ناظرین عبارت منقولہ صفحہ ۱۱۱ میں یا تمام جواب میں یہ باتیں کہاں پائی جاتی ہیں۔ غور سے جواب کو پڑہیں۔ اور انصاف سے داد دیں) پھر تفسیر عربی میں مقابلہ کیا جاوے گا۔ صفحہ ۱۹۰ و صفحہ ۱۹۱ و صفحہ ۱۹۲۔ کو پڑہو ؟؟

ناظرین ہم اس کے جواب میں اور کچھ نہیں کہتے بہاگے بھگائے ہوئے مرزا کو پہر اپنا مخاطب نہیں بناتے۔ ہم بھی اپنے ناظرین سے یہی درخواست کرتے ہیں کہ وہ صفحہ ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲۔ اشاعۃ السنہ کو ملاحظہ فرما کر داد انصاف دیکر کہیں کہ۔ جو باتیں اس قول میں مرزا نے میری طرف منسوب کی ہیں میں نے اس جواب میں کہاں کہی ہیں۔ مینے کیا کہا۔ اور مرزا نے اس کو کیا بنا لیا۔ اور بالمقابلہ عربی تفسیر لکھنے کو اس نے ٹلایا۔ بعض لوگ جو مرزا کے حال وحقیقت سے واقف نہیں اور اس کے دام میں پھنس گئے ہیں یا وہ ہنوز اس کی نسبت متردد و مذبذب ہیں۔ اس قسم کے جواب درخواست مرزا کو سنکر یہ کہتے ہیں کہ کیوں مرزا کی ہر ایک درخواست کو بغیر کسی شرط کے مقبول نہیں کیا جاتا۔ اور کیوں اس کی سابق عربی عبارات اور پیشگوئیوں اور بشارات کے امتحان کی تجویز کو (مرزا کی رضامندی و حاضرین جلسہ کے پسند کرنے کی شرط ہی سے سہی) پیش کیا جاتا ہے۔ علماء وقت کو چاہیئے کہ جس امر میں مرزا مقابلہ کرنا چاہے اسی میں اس کے مقابلہ کے لئے فوراً کھڑے ہو جائیں اور اپنی کوئی شرط پیش نہ کریں۔ اور مثل مشہور ہے۔ دروغ گو را تا بخانہ باید رسانید۔ کو عمل میں لاویں۔

ان لوگوں کے خیال ومقال کا جواب یہ ہے۔ کہ ایسا تب ہو سکتا یا ہونا چاہئے تھا۔ جبکہ علماء وقت مرزا کو مخاطب صحیح اور منہ لگنے کے لائق سمجھتے۔ وہ نہ تو مرزا کو عالم علوم ظاہری سمجھتے ہیں۔ نہ اہل باطن صاحب قوت قدسیہ خیال کرتے ہیں۔ و

اُس کو علوم ظاہری ہے جاہل و قوت باطنی سے بے بہرہ سمجھتے ہیں۔ اور جو دعویٰ وہ کرتا ہے (جیسے عربی نویسی کے مقابلہ کا دعوے یا باطنی طاقت سے نشان نمائی کا دعوے) اُس کو وہ شعبدہ بازی یا مداریوں کی سی لاف و گزاف سمجھ کر اُس کو مُنہ لگانا نہیں چاہتے۔ رہا جھوٹے کو ملزم کرنا۔ اور مثل مشہور ؎ دروغگو را تا بخانہ باید رسانید۔ پر عمل کرنا۔ سو اسکی سابق کارستانیوں (سابق عربی نویسیا و بشارتوں و پیشگوئیوں کے اگزیمینیشن (امتحان سے) بغیر کسی تکلیف اُٹھانے اور وقت خرچ کرنے کے ہو سکتا ہے۔

علماء وقت کے مقابلہ میں مرزا کے ایسے دعوے اس دعویٰ کی مثل یا نظیر ہیں کہ (۱) ایک مریل آدمی جہان کے پہلوانوں سے کُشتی لڑنے کا دعوے اور چیلنج کرے۔ (۲) یا فقیر قلاش روئے زمین کے بادشاہوں کو الٹی میٹم (لڑائی کا آخری نوٹس۔) ارسال کرے۔ (۳) یا ایک طفل مکتب دنیا کے عالموں فاضلوں کو مباحثہ کے لیے بلاوے۔ (۴) یا ایک پنساری یا ناوٹی طبیب اشتہاری مسلم الثبوت ڈگری یافتہ ڈاکٹروں اور سندی خاندانی طبیبوں سے معالجہ میں مقابلہ کرنا چاہیئے۔

پس کیا ممکن اور بحکم عقل جائز ہے کہ کوئی نامی پہلوان یا کسی سلطنت کا بادشاہ یا کوئی مسلم الکل عالم و فاضل یا مسلم شدہ ڈاکٹر یا حکیم اس کندہ ناتراش مقابل کے مقابلہ کے لیے میدان میں علم بلند کرے۔ نہیں۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔

ان چار مثالوں کو مرزا کے معتقد اور اُس کو کوئی چیز سمجھنے والے حسب حال نہ سمجھیں تو اُن کی فہمائش کیلئے دو مثالیں مرزا کے گھر لگتی پیش کیجاتی ہیں۔

(۱) ملا محمد بخش مہتمم اخبار جعفر زٹلی لاہور نے بار ہا مرزا کو مباحثہ ظاہری کے لئے بلایا ہے۔ (۲) باطنی امور کشف و کرامت و قبولیت دعا میں مقابلہ کے لیے

میاں ارادت خاں مرحوم ساکن موضع کردالیاں علاقہ بٹالہ نے بذریعہ مریدان مرزا اُسکو بارہا بلایا ہے۔ ان دونوں صاحبوں کے مقابلہ کے لئے کبھی مرزا نبار نہیں ہوا۔ جس کی وجہ بجز اس کے اور کچھ نہیں بتایا کہ وہ اُن کو مخاطب صحیح نہیں سمجھتا۔

ایسا ہی مرزا کو دعاوی مذکورہ میں سمجھو۔ اور ہرگز امید نہ رکھو کہ کوئی کسی فرقہ کا عالم اُس کے مقابلہ کا ارادہ کرے۔ اور مرزا کو یہ عزت دے۔

اسوقت تک جو بعض علماء ہندوستان و پنجاب نے اس کے مقابلہ میں قلم اٹھایا۔ یا کسی مجلس میں اُس کو ساکت و ملزم کیا ہے۔ تو باوجودیکہ وہ اُس کو مخاطب صحیح اور مُنہ لگانے کے لائق نہ سمجھتے تھے۔ صرف اس غرض سے اس سے مخاطب ہوئے ہیں کہ ناواقف لوگ جو اُس کو عالم یا فقیر اہل دل سمجھکر اس کے پیرو ہو گئے یا ہونا چاہتے ہیں۔ اسکے بے علم اور کور باطن ہونے سے آگاہ ہو جائیں۔ لہذا اُنہوں نے بحکم ضرورت ننگ و عار کو گوارا کر کے اس کو مخاطب کر کے ملزم کیا ہے۔ اور اُس کو الزام بھی اُسی کے مسلمات و اقوال سے دیا ہے۔ جیسا کہ اُس کی درخواست مذکورہ کے جواب میں ہم نے تجویز کیا ہے۔

یہ غرض ان علماء کی بخوبی حاصل ہو گئی ہو۔ اور اُس کا علوم ظاہری سے بے علم۔ اور فیوض باطنی سے بے بہرہ ہونا کس و ناکس پر ثابت ہو چکا ہے۔ تو اب کسی عالم کا اُس کو اپنا مخاطب بنانا فضول ہے۔ اور بلا ضرورت ننگ و عار کو گوارا کرنا ہے۔ اسلام میں اس کی یہ وقعت و قدر دیکھکر اور اس کے دعاوی مذکور کو نظایر اربعہ مسطورہ بالا کی مانند سمجھکر علماء غیر اقوام نے بھی اُس کو مُنہ لگانا نہیں چاہا۔ اور اس سے مقابلہ کے لئے میدان میں نکلنے کو موجب عار سمجھا ہے۔ زمانہ سابق

میں اُس نے بارہا اقوام غیر کے لیڈروں کو مخاطب کیا۔ پر اُنہوں نے اُس کو مُنہ نہ لگایا۔ ایک دفعہ اُس نے ایک اشتہار اُردو۔ انگریزی میں بیس ہزار کاپی چھپوا کر ایشیاء اور یورپ کے مُختلف مذاہب کے لیڈروں اور عالموں کے پاس بھیجا تھا جس میں برائے نام وبطور تمہید اسلام کے کمالات ذکر کرکے اپنی کرامات وغیب دانی وکشف بیانی وقبولیت دعا کا دعوے کیا تھا۔ اوس اشتہار کو بھی کسی نے عزت کی نگاہ سے نہ دیکھا۔ اور اُسکو جواب باصواب سے مخاطب نہ کیا۔ ایک پادری نے اُس کا جواب دیا تو یہ دیا کہ ہم نے تیرے اشتہار کو آگ میں ڈال دیا ہے۔

آج کل لارڈ بشپ لاہور کو اُس نے مباحثہ کیطرف بُلایا تو وہاں سے بھی یہی جواب ملا۔ کہ تم بحث وخطاب کے لائق نہیں ہو۔

گورنمنٹ اور ارکان سلطنت گورنمنٹ کو بھی یہ دلیر بہادر اشتہارات وچٹھیات ورسائل میں اپنا مخاطب بناتا ہے۔ مگر ادہر سے صدائے برنخاست کا نقشہ نمودار ہوتا ہے۔ اور اُس کی تحریرات ورسائل کی رسید تک نہیں آتی۔ چہ جائے جواب وخطاب۔ پس جس شخص کی گھر میں اور باہر یہ وقعت ہو۔ اس کو کوئی کیونکر مخاطب کرے۔ اور اُس کے ہر ایک دعوے پر جس کا اُس کو بارہا جواب مل گیا ہو مگر وہ اُس کو فرط دلیری سے ہضم کر جاتا ہو۔ کون لنگر لنگوٹا کس کر میدان مقابلہ میں آکھڑا ہو۔ جو ایسا کرے گا وہ دیسا سمجھا جائے گا۔ اور اُسی کی قطار وشمار میں عقلاء روزگار کے نزدیک داخل ہوگا۔ اِس لئے اے ناظرین! علماء وقت ہر ملت ومذہب کے اُس کو مُنہ نہیں لگاتے۔ اور اُس کی اس درخواست کا جواب نہین دیتے۔

ضروری نوٹ

(۱) درخواست ۲۷- جون اور اشتہارات ۲۰- ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء میں بہت سی باتیں مخالف تحقیق و برخلاف اسلام مرزا نے لکھی ہیں۔ جس کا مخالف اسلام ہونا اشاعۃ السنہ سنین گذشتہ میں ثابت ہو چکا ہے۔ لہٰذا ان سے تعرض ہمارے ذمہ نہیں رہا۔ جو شخص ہمارے رسائل سنین گذشتہ کو بغور ملاحظہ کرے وہ ان باتوں کا مخالف تحقیق و برخلاف اسلام ہونے کا یقین کر سکتا ہے۔ ایک بات درخواست ۲۷- جون میں نئی لکھی گئی ہے۔ اور اس کی بابت مراسلت مندرجہ حاشیہ و متن صفحہ ۱۱۶ ہم سے رائے طلب کی گئی ہے۔ لہٰذا بپاس خاطر راقم مراسلت میاں الٰہی بخش۔ و میاں رحیم بخش اس نئی بات کی نسبت نہ صرف اپنی بلکہ تمام علماء اہل اسلام کی رائے اُسی پچھلے رسالہ اشاعۃ السنہ سے ظاہر کی جاتی ہے۔

وہ بات یہ ہے۔ جو درخواست ۲۷- جون کے صفحہ ۴ و ۵ میں لکھی گئی ہے۔ کہ مرزا مسیح موعود ہے۔ اور مسیح موعود کو حکم کہا گیا۔ اور حکم کا حق ہے کہ ایسی حدیثوں کو (یعنے جن کو مرزائی خلاف قرآن سمجھتے ہیں۔) رد کرے۔ اور خدا سے الہام پاکر موضوع ٹھہراوے۔ اگرچہ وہ دس لاکھ یا اس سے زیادہ ہوں۔ یہ صریح حیا اور شرم۔ اور ایمان کے برخلاف ہے۔ کہ مرزا کو مسیح موعود و حکم مان کر پھر اس بات پر زور دیا جاوے کہ وہ ذرا بھی ہمارے مسلمات میں دخل نہ دے"

اِس بات کی نسبت اسلامی رائے اشاعۃ السنہ نمبر ۵- جلد ۱۳- کے صفحہ ۱۵۶- و ۱۵۷- و ۱۶۰- وغیرہ فتوے بحق مرزا بیان ہو چکی ہے جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے جو واقعی مسیح موعود اور آنے والے مسیح ابن مریم کو حکم مانا ہوا ہے۔ تو اُس کے یہ معنے نہیں کہ وہ قرآن اور حدیث پر

حکم یعنے حاکم ہوگا۔ لہذا جس آیت یا حدیث کو چاہے گا ماننے گا۔ اور جس کو چاہے گا رد کردے گا۔ بلکہ مسلمانوں کے اس کو قرآن اور حدیث کا جس کا دوسرا نام سنت ہے محکوم مانا ہوا ہے نہ حکم۔ اور اُنکا یہ اعتقاد ہے۔ کہ مسیح موعود شریعت محمدیہ (قرآن حدیث) کا تابع ہوکر لوگوں پر حکم ہوگا۔ اور لوگوں پر ان امور میں جن میں وہ قرآن حدیث چھوڑ جائیں گے۔ قرآن حدیث کے موافق حکم کرے گا۔ حضرت عیسیٰ تو دوسرے نبی حضرت موسےٰ اور اُن کی کتاب توریت کی تابع تھی۔ آنحضرت کے وقت میں خود حضرت موسےٰ جو متبوع تھے آتے تو وہ بھی آنحضرتؐ کی شریعت قرآن و حدیث کے تابع ہوتے۔ لہذا مسلمانوں کی رائے اور قرار داد میں حیا اور شرم۔ اور ایمان کے برخلاف یہ بات ہے کہ مسیح موعود کو قرآن اور حدیث پر حکم تسلیم کیا جائے۔ اور اُن کے نزدیک ایمان وحیا کا لازمہ ہے۔ کہ جو مسیح موعود بنکر کسی آیت قرآن کا خلاف کرے یا کسی حدیث صحیح کو موضوع کہے اور قرآن حدیث پر حکم بننے کا دعوےٰ کرے۔ اُس کو اسلام سے خارج سمجھ کر اُس کے اتباع سے بچیں۔ اور اُس کو منجملہ اُن تیس اشخاص دجالوں کے سمجھیں۔ جو آنحضرت کے بعد جھوٹا دعوےٰ نبوت کریں گے۔ نمبر ۶ جلد ۱۳ کے صفحہ ۱۷۲ میں فتوےٰ علمائے پنجاب بحق مرزا ملاحظہ ہو۔

(۲) خاکسار نے جو مرزا کے دعوے بالمقابلہ تفسیر نویسی و رتستان نمائی کو اُنکی قدیم لاف زنی سمجھکر اور اُس لاف زنی کے مقابلہ میں اُنہی پر اُنے جواب کیسے جو اسمقام میں جلد ۱۴ وہ اُنہی نقل کیا گیا ہے کافی خیال کرکے اعراض اختیار کیا۔ اور اپنی بعض ذاتی اور قومی ضرور توں کیلئے شملہ پہنچا۔ مگر سید پیر مہر علیشاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ نے مرزا کی دعوت کو قبول کیا اور ایک جمعیت کے ساتھ لاہور میں تشریف لائے اور کئی دن تک مرزا کو بلا کر اُسکے لاہور آنیکے منتظر رہے۔ مگر مرزا نے نہ آنا تھا اور نہ آیا۔ آخر پیر صاحب میدان جیت کر وطن کو واپس تشریف لے گئے اسکی مفصل کیفیت بعنوان روئداد جلسہ اسلامیہ مطبع مصطفائی لاہور میں باریک صفحہ میں چھپکر شایع ہوئی ہے کہ اسمقام میں ہم اُسکا خلاصہ تین صفحہ میں بیان کرتے ہیں۔ اُس روئداد میں بعد حمد و صلوٰۃ لکھا ہے:—

ناظرین! ۵- جنوری ۱۸۹۹ء کو مرزا غلام احمد قادیانی ایک مقدمہ فوجداری میں زیر دفعہ ۷- ضابطہ فوجداری بعدالت صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع گورداسپور بحیثیت ملزم حاضر تھا- اخیر تاریخ فیصلہ پر اس کو ایک مفصل اقرار نامہ بوجہ بریت لکھنا پڑا- جس کی پہلی تین شرطیں حسب ذیل تھیں- کہ :-

۱- وہ ایسی پیشگوئی شایع کرنے سے پرہیز کریگا جس کے یہ معنے خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو (مسلمان- ہندو- عیسائی وغیرہ) ذلت پہونچے گی- یا وہ مورد عتاب الٰہی ہوگا-

۲- وہ خدا کے پاس ایسی اپیل (دعا) کرنے سے اجتناب کرے گا کہ وہ کسی شخص کو ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الٰہی ہے- یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے-

۳- کسی چیز کو الہام جتا کر شایع کرنے سے مجتنب رہے گا جس کا یہ منشا ہو یا ایسا منشا رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص ذلت اٹھائیگا یا مورد عتاب الٰہی ہوگا-

اس اقرار نامہ کے تحریر کر چکنے کے بعد چند روز تک بہ تبعیت اقرار نامہ مذکور مرزا قادیانی خاموش رہا- مگر اس کی پیروی کرنے اور نیز بنا بر اس کی خاموشی اختیار کرنے میں جیب آمدنی اور چندہ پر ایک معتد بہ اثر پڑا- اور الہامی یاقوتیوں کی تیاری میں فرق آیا- اور پرانے رفیق منشی الٰہی بخش صاحب ملہم- منشی عبدالحق صاحب اکونٹنٹ حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر ڈپٹی فتح علی شاہ صاحب اور دیگر اچھے اچھے پیرو پھر گئے- تو مرزا کو ضرورت نفس نے مجبور کیا کہ پھر وہی پرانی طرز اختیار کرے- اور تب اشتہارات منارۃ المسیح معراج یوسفی- معیار الاخیار نکالے- مگر اس سے بھی مطلب برآری نہ ہوئی- تو سوچ سوچ کر حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف اور دیگر ۸۶ معزز علمائے کرام وصوفیائے عظام کو بالخصوص اور باقی تمام علماء وصوفیاء پنجاب ہند کو بالعموم مباحثہ کے لئے مقام لاہور بمقابلہ خود دعوت دی- اور ان الہامات سے کام لیا- جن کے عدم شیوع کی نسبت وہ اقرار نامہ مذکورۃ الصدر میں اقرار کر چکا تھا- اور یہ چاہا کہ پیر صاحب موصوف میرے مقابلہ میں مباحثہ تقریری وتحریری (تفسیر الفرقان) کریں- اور اپنے الہامہائے متعددہ سے جتایا کہ پیر صاحب ایسا مباحثہ کرنے میں بالکل ناکام رہیں گے- بلکہ یہاں تک تھا کہ وہ اس مباحثہ کے واسطے لاہور تک بھی نہیں آئیں گے- اور اگر ایسا کرینگے تو میرا غالب ہونا متصور نہ ہوگا- چنانچہ ایک جگہ لکھتا ہے کہ ...... "میں مکرر لکھتا ہوں کہ میرا غالب رہنا اس صورت میں متصور ہوگا کہ جب پیر مہر علی شاہ صاحب بجز ایک ذلیل اور قابل ترحم اور رکیک عبارت اور لغو تحریر کے کچھ بھی لکھ نہ سکیں- اور ایسی تحریر کریں جس پر اہل علم تھوکیں اور نفرین کریں- کیونکہ میں نے خدا سے یہی دعا کی ہے کہ وہ ایسا ہی کرے اور میں جانتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کریگا- اور اگر پیر مہر علی شاہ صاحب بھی اپنے تئیں مومن مستجاب الدعوات جانتے ہیں تو وہ بھی ایسی ہی دعا کریں اور یاد رہے کہ خدا تعالے ان کی دعا ہر گز قبول نہیں کریگا- کیونکہ وہ خدا تعالے کے مامور مرسل کے دشمن ہیں-

اس لئے آسمان پر اُن کی عزت نہیں ؎ گویہ اشتہار سخت بے ادبانہ اور ناقابل خطاب اور صریحاً خلاف شرائطِ قرارنامہ محررہ مذکورہ کے تھا۔ جو کہ مرزا نے اس خیال پر شائع کیا تھا کہ علمائے ہندوستان وغیرہ تو مجھے فتوے کفر دے چکے ہیں اور پیر صاحب کبھی میرے مقابلہ میں آنے کی پرواہ نہیں کرینگے۔ کیونکہ صوفیا بحث مباحثہ سے کنارہ کش رہتے ہیں۔ اور اپنا وقت ایسے جھگڑوں میں ضائع نہیں کرنا چاہتے ہیں پس نہ تو مقابلہ ہوگا اور نہ بحث۔ بلکہ یوں ہی مفت کی شہرت سے میرا کام بن جائیگا۔

مگر وقت یہ واقع ہوئی کہ پیر صاحب موصوف بنظر اسکے کہ مرزا کو عوام الناس میں جھوٹی شیخی بگھارنے کا موقع نہ ملے بالمقابل اشتہار کے ذریعہ سے بوجہ ہمدردی اسلام مباحثہ کیلئے آمادہ ہوگئے۔ اور حسب الدرخواست اسکے ۲۵۔ اگست سنہ ۱۹۰۰ء تاریخ مباحثہ مقرر کی۔ چنانچہ تاریخ مذکور پر پیر صاحب لاہور تشریف لے آئے۔ مرزا کا اصلی منشاء تو صرف اپنی شہرت و تشہیر کا تھا بقول شاعر ؎ ہم طالب شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام ٭ بدنام بھی گر ہونگے۔ تو کیا نام نہ ہوگا ٭ یہ مقصد تو اس ہتھکنڈہ سے اچھی طرح حاصل ہو چکا تھا۔ باقی رہا واقعی مقابلہ سو اُسکا خیال مرزا کو لاہور دہلی لدھیانہ وغیرہ مقامات کا وہ پرانا اور پُردرد نظارہ کا سماں (جس میں اس کی خفت اور بے عزتی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رہا تھا) دکھلاتا تھا اس لئے مرزا نے لاہور تک آنا گوارا نہ کیا۔ پیر صاحب ۲۴ تاریخ سے ۲۹۔ اگست سنہ ۱۹۰۰ء تک برابر لاہور میں مقیم رہکر مرزا کی آمد کے منتظر رہے۔ اور ہر روز وقت صبح ۷ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر۔ و نیز ۵ بجے سے ۷ بجے شام تک مجلس عام میں جس میں عموماً معززین اسلام و علمائے کرام صدہا موجود ہوتے تھے۔ مرزا کے عقائد کی تردید فرماتے رہے۔ مگر مرزا جی لاہور نہ آنے پر نہ آئے۔

۲۴ تاریخ سے ۲۶۔ اگست کی شام تک انتظار کرکے جملہ سرگردگان اہل اسلام کی رائے سے تجویز ہوا کہ صبح ۲۷۔ اگست سنہ ۱۹۰۰ء کو مسجد شاہی واقع لاہور میں ایک عام جلسہ منعقد کیا جاوے اور اس میں جو کارروائی من اولہ الی آخرہ دربارہ مناظرہ و مباحثہ مولانا المکرم حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب و دیگر علمائے عظام و صوفیائے کرام اور مرزا کے مابین ہوئی ہے ضبط تحریر میں لاکر پڑھی جاوے اور عوام الناس کو سنائی جائے۔ اور آئندہ کیواسطے مرزائی حرکات کے متعلق مناسب تدابیر سوچی جاویں۔ اور نیز جو صاحبان دور و دراز مقامات سے تشریف لائے ہیں اُن کا شکریہ بھی ادا کیا جائے۔ باوجودیکہ یہ تجویز نہایت تنگ وقت پر سوچی گئی تھی اور رات کے آٹھ نو بجے ایک معمولی منادی کے ذریعہ سے شہر میں اطلاع دی گئی تھی۔ تاہم تقریباً آٹھ دس ہزار آدمی مسجد مذکور الصدر میں جمع ہوگئے۔ جناب پیر مہر علی شاہ صاحب و دیگر مشائخ کرام و علمائے عظام ۶½ بجے صبح کے تشریف لائے۔ اور کارروائی جلسہ شروع ہوئی:

اس کے بعد جلسہ کی کارروائی اور علمائے حاضرین جلسہ کی تقریریں نقل کی ہیں۔ پھر صفحہ ۷ میں اس جلسے کا نتیجہ یا فیصلہ حسب ذیل بیان کئے ہیں:۔

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو تحقیق حق منظور نہیں اور وہ خواہ مخواہ بزرگان دین و معززین اسلام کو اپنی شہرت کیواسطے مخاطب کرکے دیگر اشخاص کے مصارف سے اپنی شہرت و مشہوری کرانا چاہتا ہے۔ اور یہی اسکا منصوبہ ہے۔

۲۔ اس موقع پر اُس نے حضرت پیر صاحب کو مع دیگر علماء کے خود بخود دعوت مباحثہ دیکر تکلیف دہی اور وقت پر مقابلہ میں آنے سے عمداً گریز کرکے اپنی لاف زنی سے ناحق صدہا بزرگان دین و معززین اہل اسلام کا وقت ضایع کیا۔ بلکہ کئی ایک طرح کے حرج و ہزاروں روپیہ کے مالی نقصان کا انہیں متحمل کیا۔

۳۔ اس کے عقائد بالکل خلاف قرآن کریم و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام کے ہیں۔

۴۔ اس کے دعوے بالکل غلط و بے بنیاد اور لغو ہیں۔

۵۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مخالف خود رسالت کا دعویدار ہے۔ وہ اپنے اشتہار معیار الاخیار میں یوں لکھتا ہے۔ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (ترجمہ) یعنے اے غلام احمد تو تمام لوگوں کو کہدے کہ میں تمہارے لئے رسول اللہ ہوں۔

۶۔ وہ قرآن مجید کی آیتوں کو اپنے پر نازل ہونا تحریر کرتا ہے۔ اور قادیان کو بیت اللہ سے نسبت دیتا ہے۔ اور مسجد قادیان کو مسجد اقصےٰ کہتا ہے۔ اور معراج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منکر ہے۔

۷۔ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام روح القدس کی سخت توہین کر رہا ہے۔

۸۔ وہ بزرگان دین کے حق میں بہت بیجا وہتک آمیز تحریریں شایع کرکے اُن کی دل شکنی کر رہا ہے۔

۹۔ وہ اپنے من گھڑت الہاموں اور فضول دعووں سے ناحق دُنیا کو دہوکا دے رہا ہے۔

۱۰۔ اُس کی اور اُسکے حواریوں کی تحریریں سخت بد تہذیب اور ناجائز الفاظوں سے لبریز ہوتی ہیں۔

۱۱۔ اِس کی عام اسلامی مخالفت اور خلاف دینی عقاید کے باعث اسے علمار ہندوستان وغیرہ فتوے کفر دے چکے ہوئے ہیں۔

پس بلحاظ وجوہات مذکورہ بالا جملہ حاضرین جلسہ کی اتفاق رائے سے یہ قرار پایا کہ یہ شخص مخاطب ہونے کی حیثیت نہیں رکھتا۔ اور شرمناک دروغ گوئی سے اپنی دُکانداری چلانا چاہتا ہے۔ اور اس نے ہمیشہ بے اصول بحث و تناقض دعاوی سے چالبازی اور حیلہ جوئی کو اپنا شعار کر لیا ہے۔ اور شرفار کی پگڑیاں اُتارنے اور بازاری و مسخرانہ حرکات سے اپنی روزی کمانے کا پاکھنڈ اُس نے بنا رکھا ہے۔ اور مذہبی مباحثات میں جو آزادی ہماری عادل گورنمنٹ نے دے رکھی ہے۔ اُس کو بیجا طور پر استعمال کرکے ہندوستان کے مختلف فرقوں میں فساد اور عناد بڑہانا چاہتا ہے۔ اس لئے آئندہ کوئی اہل اسلام مرزا قادیانی یا اُس کے حواریوں کی کسی تحریر کی پروانہ کریں۔ اور نہ اُن سے مخاطب ہوں۔ اور نہ ہی اُنہیں کچھ جواب دیں۔ کیونکہ اِس کے عقایدِ وغیرہ بالکل خلاف اسلام ہیں۔ +